

ہندوستان کی ترقی کے مرکز میں بنیادی ڈھانچہ

پچھلی دہائی کے دوران، ہندوستان نے ٹرانسپورٹ، ہاؤسنگ، پانی، توانائی، لاجسٹکس اور ڈیجیٹل نیٹ ورک میں بنیادی ڈھانچے کی تخلیق کو تیز کیا۔ بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری نے نقل و حرکت کو بہتر بنایا، خدمات کی فراہمی کو مضبوط کیا، ڈیجیٹل رسائی کو وسیع کیا اور خطوں میں معاشی سرگرمیوں کی حمایت کی۔ پراگتی، پی ایم گتی شکتی، نیشنل لاجسٹک پالیسی، ساگر مالا، پی ایم-وانی، جل جیون مشن اور اڑان جیسے مربوط منصوبہ بندی کے اقدامات نے ایک مربوط اور مسابقتی ہندوستان کے وژن کی تشکیل کی ہے۔ ان اقدامات سے مسابقت میں بہتری آئی ہے اور ہندوستان کی جدید اور مربوط معیشت کی طرف منتقلی میں مدد ملی ہے۔

ملک کی تعمیر کے لیے ایک آلے کے طور پر بنیادی ڈھانچہ

انفراسٹرکچر (بنیادی ڈھانچہ) آج ملک بھر میں روزمرہ کی زندگی اور روزمرہ کے تجربات کی تشکیل کرتا ہے۔ سڑکوں، ریلوے، ہوائی اڈوں، ڈیجیٹل نیٹ ورک، ہاؤسنگ، پانی کی فراہمی اور صاف توانائی کے نظام نے ضروری خدمات تک رسائی کو بڑھا دیا ہے۔ ان نظاموں نے لوگوں کے سفر کرنے، ڈیجیٹل طور پر جڑنے اور معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے طریقے کو بھی متاثر کیا۔ 2014 کے بعد، بنیادی ڈھانچے کی ترقی نے پیمانے، انضمام اور طویل مدتی صلاحیت پیدا کرنے پر تیزی سے توجہ مرکوز کی ہے۔

اس عرصے کے دوران ایک بڑی تبدیلی بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی کا انضمام تھا، جو کہ بکھرے ہوئے پروجیکٹ پر عمل درآمد کے سابقہ عمل کے برخلاف تھا۔ سرکاری سرمائے کے اخراجات مالی سال 2014-15 میں تقریباً 2 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 2026-27 میں 12.2 لاکھ کروڑ روپے ہو گئے۔ یہ تمام شعبوں میں طویل مدتی بنیادی ڈھانچے کی تخلیق پر مستقل توجہ کی عکاسی کرتا ہے۔ ساگر مالا، بھارت مالا، پی ایم گتی شکتی، پی ایم اے وائی، جل جیون مشن، پی ایم ایل ایو جی، اور اڑان جیسے بڑے پروگراموں نے بنیادی ڈھانچے تک رسائی کو بڑھایا۔ ان اقدامات نے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو گھریلو فلاح و بہبود، اقتصادی مواقع اور علاقائی ترقی سے جوڑا۔

نقل و حرکت اور کینیٹیویٹی (رابطہ)

نقل و حمل کے نیٹ ورک معاشی انضمام کی ریڑھ کی ہڈی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ شاہراہوں اور ریلوے سے لے کر ہوائی اڈوں، آبی گزرگاہوں اور شہری نقل و حمل کے نظام تک، نقل و حمل کے متعدد طریقوں میں سرمایہ کاری نے رابطے کو مضبوط کیا ہے۔ یہ نیٹ ورک مل کر ایک زیادہ ہموار اور مربوط نقل و حرکت کا ماحولیاتی نظام تشکیل دے رہے ہیں۔

ریلوے

ہندوستانی ریلوے کے بنیادی ڈھانچے میں 2014 کے بعد سے بڑے پیمانے پر تبدیلی آئی ہے، جس سے تمام کارروائیوں میں صلاحیت، کارکردگی، حفاظت اور خدمات کی فراہمی میں اضافہ ہوا ہے۔ بجٹ امداد 2014-15 میں تقریباً 32,000 کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 2026-27 میں 2.78 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی، جو تقریباً نو گنا اضافہ ہے۔



بجلی کاری کی تیزی سے ترقی ہوئی، جو 2014 سے پہلے نیٹ ورک کے تقریباً 20 فیصد سے بڑھ کر مارچ 2026 تک 99.6 فیصد ہو گئی۔ مجموعی طور پر 69,873 روٹ کلو میٹر کو برقی بنایا گیا ہے، جس سے توانائی کی کارکردگی میں بہتری آئی ہے اور زیر زمین ایندھن پر انحصار کم ہوا ہے۔ اس منتقلی نے آپریٹنگ لاگت کو بھی کم کیا اور ماحولیاتی طور پر پائیدار ریلوے آپریشنز کی حمایت کی۔

ہندوستان کی مقامی وندے بھارت ٹرینیں بہتر رفتار، آرام اور آن بورڈ ٹیکنالوجی کی پیشکش کر کے جدید ریل سفر کو بڑھاتی ہیں۔ اپریل 2026 تک ملک بھر میں 162 وندے بھارت ٹرینیں چل رہی ہیں۔ اعلیٰ صلاحیت والے 16 کوچ اور 20 کوچ کی ترتیبات مسافروں کی صلاحیت اور رسائی میں اضافہ کر رہی ہیں۔ جنوری 2026 میں شروع کی گئی وندے بھارت سلیپر نے اپنے پہلے تین مہینوں میں 119 دوروں میں 1.21 لاکھ مسافروں کو پہنچایا، جس میں 100 فیصد گنجائش کا استعمال ریکارڈ کیا گیا۔ ہندوستانی ریلوے نے امرت بھارت ایکسپریس کے ذریعے سستی لمبی دوری کے سفر کو بھی بڑھایا ہے۔ کم اور درمیانی آمدنی والے خاندانوں کے لیے رابطے اور مسافروں کی سہولت کو بہتر بنانے کے لیے کل 60 ٹرین خدمات اب کام کر رہی ہیں۔

بھارت ممبئی- احمد آباد تیز رفتار ریل (ایم اے ایچ ایس آر) کوریڈور کے ساتھ اپنے تیز رفتار ریل کے بنیادی ڈھانچے کو آگے بڑھا رہا ہے، جو اس وقت زیر تعمیر ہے۔ 508 کلومیٹر کوریڈور کو 320 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے کام کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے اور اسے جدید رولنگ اسٹاک، سنگنگ اور ٹرین کنٹرول سسٹم کی مدد حاصل ہے۔ مرکزی بجٹ 2026-27 میں ملک بھر میں سات نئے تیز رفتار ریل کوریڈورز کے منصوبوں کا بھی اعلان کیا گیا

-

امرت بھارت اسٹیشن اسکیم (2023) ریلوے اسٹیشنوں کو جدید بنانے اور مسافروں کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے شروع کی گئی تھی۔ اس اسکیم کے تحت 1,338 شناخت شدہ اسٹیشنوں میں سے 208 اسٹیشنوں پر دوبارہ تعمیر نو کا کام مکمل کیا گیا۔ حفاظتی نظام اور آپریشنل اپ گریڈ نے بھی پورے ریلوے نیٹ ورک میں بھروسے مندی کو مضبوط کیا۔ ٹرینوں کی وقت کی پابندی 77 فیصد سے زیادہ بہتر ہوئی جس میں 24 ڈویژنوں نے بروقت کارکردگی میں 90 فیصد سے زیادہ کامیابی حاصل کی۔

ہندوستان کے مقامی خود کار ٹرین تحفظ نظام کوچ کے ذریعے ریل کی حفاظت کو مضبوط کیا گیا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی ٹرین کی نقل و حرکت کی نگرانی کرتی ہے اور تصادم اور غیر محفوظ کارروائیوں کو روکنے کے لیے خود بخود بریک لگا دیتی ہے۔ کوچ کو 3,103 کلومیٹر روٹ پر تعینات کیا گیا ہے، جبکہ بڑے کوریڈورز میں 24,427 کلومیٹر پر عمل درآمد جاری ہے۔

یہ نظام 4,277 انجنوں پر بھی نصب کیا گیا ہے، جس میں 18,979 انجنوں پر کام جاری ہے۔ کوچ ورژن 4.0 کو دہلی-ممبئی، دہلی-ہاوڑہ اور پریاگ راج-کانپور جیسے بڑے روٹ پر شروع کیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں، ٹرین حادثات 2014-15 میں 135 سے کم ہو کر 2025-26 میں 16 رہ گئے ہیں۔

کارگو کے مخصوص بنیادی ڈھانچے اور ملٹی ماڈل نظام کے ذریعے مال کی نقل و حرکت اور لاجسٹک انضمام میں بہتری آئی ہے۔ پی ایم گتی شکتی فریم ورک کے تحت 139 ٹرینلز کام کرنے لگے، جبکہ 300 اضافی مقامات کی ترقی کے لیے منظوری دی گئی۔ ان ٹرینلز نے کارگو ہینڈلنگ کی کارکردگی کو بڑھایا، ٹرانزٹ میں تاخیر کو کم کیا، اور تمام خطوں میں سپلائی چین کنیکٹیوٹی کو مضبوط کیا۔

بڑے بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں نے مشکل علاقوں اور اسٹریٹجک علاقوں میں رابطے کو مضبوط کیا ہے۔

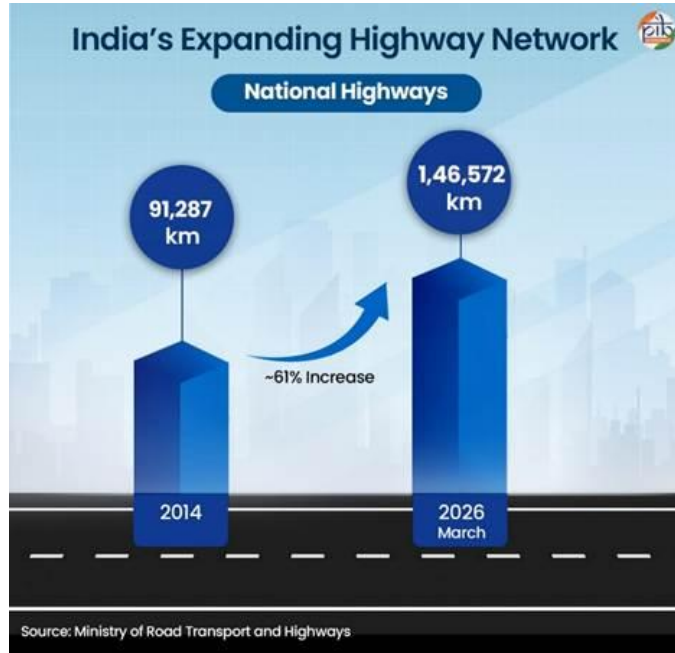
• **چیناب برج (2025):** دریائے چیناب سے 359 میٹر اوپر قائم ہے، یہ دنیا کا سب سے اونچا ریلوے آرک پل ہے۔ 1315 میٹر لمبا اسٹیل کا ڈھانچہ انتہائی ہوا اور زلزلے کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ برج سفر کے وقت کو کم کرتے ہوئے جموں اور سری نگر کے درمیان رابطے کو مضبوط کرتا ہے۔

• **انچی کھڈ برج (2025):** انچی کھڈ برج جموں و کشمیر میں ہندوستان کا پہلا کیبل پر قائم ریلوے پل ہے۔ یہ پل خطے میں نقل و حرکت، سیاحت اور اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دے رہا ہے۔

- پمبن برج (2025): ہندوستان کا پہلا عمودی لفٹ ریلوے سمندری برج جدید ساحلی انجینئرنگ کے ذریعے رامیشورم کو اصل سرزمین سے جوڑتا ہے۔ 2.07 کلومیٹر طویل پل میں ہموار ریلوے اور سمندری نقل و حرکت کے لیے 72.5- میٹر عمودی لفٹ اسپین (متحرک اٹھنے والا حصہ) ہے۔
- بیرابی-سائنگ (2025): 51.38 کلومیٹر طویل ریلوے لائن نے مشکل پہاڑی علاقوں کے واسطے میزورم سے ریل رابطے کو مضبوط کیا۔ یہ منصوبہ 45 سرنگوں سے گزرتا ہے اور شمال مشرق کے لیے بنیادی ڈھانچے کے ایک بڑے سنگ میل کی نمائندگی کرتا ہے۔

سڑکیں اور شاہراہیں

ہندوستان کا سڑک نیٹ ورک 2014 کے بعد سے کئی گنا بڑھ گیا ہے، جس سے خطوں اور اقتصادی راہداریوں میں رابطہ بہتر ہوا ہے۔ 63.73 لاکھ کلومیٹر پر، ہندوستان کے پاس دنیا کا دوسرا سب سے بڑا سڑک نیٹ ورک ہے۔ قومی شاہراہوں کی لمبائی مالی سال 2014 میں 91,287 کلومیٹر سے بڑھ کر مارچ 2026 میں تقریباً 61 فیصد بڑھ کر 1,46,572 کلومیٹر ہو گئی۔ چار لین اور اس سے اوپر کی قومی شاہراہوں کی لمبائی 2014 میں 18,371 کلومیٹر سے بڑھ کر 45,516 کلومیٹر ہو گئی۔ ملک بھر میں کل 3644 کلومیٹر تک رسائی پر قابو پانے والے تیز رفتار کوریڈورز / ایکسپریس ویز کو فعال کیا گیا ہے۔ ہائی اسپید کوریڈور کی ترقی، اقتصادی نوڈ کنیکٹیویٹی، اور شہری بھیڑ بھڑا کو کم کرنے پر توجہ مرکوز کرنے والے اقدامات، جن کی حمایت ہائی ویز، سڑکوں اور ہائی پاس کی پالیسیوں سے ہوتی ہے۔



پردھان منتری گرام سڑک یوجنا (پی ایم جی ایمس وائی) نے ہر موسم میں سڑک کے بنیادی ڈھانچے، بازاروں تک رسائی، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور اقتصادی مواقع کو بہتر بنانے کے ذریعے دیہی رابطے کو تبدیل کر دیا ہے۔ پروگرام کے لیے مختص بجٹ 2014-15 میں 386 کروڑ روپے سے بڑھ کر

2026-27 میں 19,000 کروڑ روپے ہو گیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اب تک 99.6 فیصد اہل بستیوں کو جوڑا جا چکا ہے۔ مکمل ہونے والی سڑکوں کی لمبائی 2000-2014 کے دوران 3.86 لاکھ کلومیٹر سے بڑھ کر 2014-2026 کے دوران 4.11 لاکھ کلومیٹر ہو گئی۔ اسی عرصے کے دوران مکمل شدہ پلوں کی تعداد 484 سے بڑھ کر 10,293 ہو گئی۔

بھارت مالا پروجیکٹ کو سال 2017 میں فریٹ کوریڈور اور علاقائی رابطے کو مستحکم کرنے کے لیے منظوری دی گئی تھی۔ منصوبے کے تحت تعمیر کردہ اقتصادی راہداریوں، سرحدی سڑکوں، ساحلی سڑکوں اور ایکسپریس ویز نے ملک بھر میں کارگو کی نقل و حرکت کو تیز کیا۔ بھارت مالا کے تحت 31 مارچ 2026 تک 22,590 کلومیٹر سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔ اس منصوبے کے تحت کئی تاریخی منصوبوں نے مشکل علاقوں اور اسٹریٹجک علاقوں میں نقل و حرکت کو بہتر بنایا۔

12 سالوں میں اہم منصوبے:

- **زیڈ-موڈ/سونمرگ ٹنل (2025):** 12 کلومیٹر طویل سونمرگ ٹنل جموں و کشمیر میں برفانی تودے اور لینڈ سلائیڈنگ کے خطرات سے دو چار علاقوں کے ذریعے ہر موسم میں رسائی فراہم کرتی ہے۔ یہ سرنگ سیاحت، مقامی معاش اور علاقائی رسائی کی حمایت کرتے ہوئے لداخ کی طرف نقل و حرکت کو بہتر بناتی ہے۔
- **سدرشن سیتو (2024):** 2.32 کلومیٹر طویل سدرشن سیتو اکھا کو گجرات میں بیت دوار کا سے جوڑتا ہے۔ اس پل نے جزیرے تک رسائی کو بہتر بنایا، جس سے مذہبی زیارت، سیاحت اور ساحلی اقتصادی سرگرمیوں میں مدد ملی۔
- **میتری سیتو (2021):** دریائے فینی پر 1.9 کلومیٹر طویل پل تربپورہ کو بنگلہ دیش سے جوڑتا ہے۔ اس پروجیکٹ نے علاقائی تجارت اور مسافروں کی نقل و حرکت کو مضبوط کرتے ہوئے شمال مشرقی ہندوستان کے لیے لاجسٹک فاصلہ کم کیا۔
- **اٹل ٹنل (2020):** 9.02 کلومیٹر طویل اٹل ٹنل 10,000 فٹ سے اوپر دنیا کی سب سے لمبی ہائی وے ٹنل ہے۔ یہ روہتا نگ پاس کو بائی پاس کر کے منالی اور لاہول-اسپیتی کے درمیان ہر موسم میں رسائی فراہم کرتا ہے۔ یہ سرنگ منالی-سرچو کے فاصلے کو 46 کلومیٹر تک کم کر دیتی ہے، جس سے ہمالیائی علاقوں میں شہری اور اسٹریٹجک نقل و حرکت میں بہتری آتی ہے۔
- **ڈاکٹر شیاما پرساد کھرچی ٹنل (پہلے چٹانی-نثری ٹنل کے نام سے جانا جاتا تھا، 2017):** 9 کلومیٹر طویل سرنگ جموں اور سری نگر کے درمیان ہر موسم میں رسائی فراہم کرتی ہے۔ یہ مشکل خطوں کو نظر انداز کرتا ہے، جس سے سفر کا فاصلہ 31 کلومیٹر اور سفر کا وقت تقریباً دو گھنٹے کم ہو جاتا ہے۔ اس پروجیکٹ نے 2,000 سے زیادہ مقامی کارکنوں کے لیے روزگار پیدا کیا، جس میں تقریباً 94 فیصد افرادی قوت کی شرکت جموں و کشمیر سے تھی۔
- **دھولا-سادیا برج (2017):** 9.15 کلومیٹر پر محیط یہ پل آسام اور اروناچل پردیش کے درمیان پہلا مستقل سڑک رابطہ فراہم کرتا ہے۔ یہ شمال مشرق میں علاقائی رسائی کو بہتر بناتے ہوئے دفاعی رسد سمیت بھاری گاڑیوں کی نقل و حرکت کی حمایت کرتا ہے۔

گزشتہ سال کے بڑے سڑک منصوبے

- احمد آباد-دھولیر ایکسپریس وے (گجرات، 2026): 109 کلومیٹر طویل ایکسپریس وے نے احمد آباد اور دھولیر کے درمیان رابطے کو بہتر بنایا۔ اس نے سفر کے وقت کو کم کیا، بھیڑ کو کم کیا، اور دھولیر اخطے میں رسد کی نقل و حرکت کو مضبوط کیا۔
- دہلی-دہرادون اقتصادی کوریڈور (2026): 213 کلومیٹر طویل کوریڈور نے دہلی اور دہرادون کے درمیان سفر کے وقت کو چھ گھنٹے سے کم کر کے تقریباً 2.5 گھنٹے کر دیا۔ اس منصوبے میں ماحولیاتی لحاظ سے حساس زون کے اندر ایشیا کاسب سے طویل ایلیوٹڈ وائلڈ لائف کوریڈور شامل ہے۔
- دوار کا ایکسپریس وے کا دہلی سیکشن (دہلی، 2025): 10.1 کلومیٹر کے اس حصے نے دہلی اور این سی آر میں رابطے کو بہتر بنایا اور بھیڑ کو کم کیا۔ اس میں ایک آٹھ لین والی اتلی سرنگ اور یشو بھومی، میٹرو کوریڈور اور ہوائی اڈے سے براہ راست رابطہ شامل ہے۔
- اربن ایکسپریس روڈ-II (دہلی، 2025): 76 کلومیٹر یو ای آر-II کو دہلی کی تیسری رنگ روڈ کے طور پر تیار کیا گیا تھا۔ اس سے بڑے گلیاروں پر بھیڑ کم ہوئی اور بہادر گڑھ اور سونی پت سے رابطہ بہتر ہوا۔ اس پروجیکٹ نے این سی آر میں مال برداری کی نقل و حرکت کو بھی تیز کیا۔
- این ایچ-31 پر دریائے گنگا پر پل (بہار، 2025): یہ پل موکاما اور بیگوسرائی کو جوڑتا ہے، جس سے بھاری گاڑیوں کے لیے سفر کا فاصلہ 100 کلومیٹر سے زیادہ کم ہو جاتا ہے۔ اس نے شمالی اور جنوبی بہار کے درمیان رابطے کو بہتر بنایا اور علاقائی اقتصادی سرگرمیوں کی حمایت کی۔

شہری ہوابازی اور علاقائی فضائی رسائی

شہری ہوابازی کی ترقی نے 2014 کے بعد علاقائی ہوائی رسائی کو وسیع کیا۔ آپریشنل ہوائی اڈے 2014 میں 74 سے بڑھ کر 2026 میں 165 ہو گئے، جنہیں 1.4 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی سرمایہ کاری سے مدد ملی۔ چھوٹے شہروں نے بڑے شہری مراکز کے ساتھ مضبوط ہوائی رابطہ حاصل کیا۔



اٹلان (اڈے دیش کا عام ناگرک) اسکیم، جو 2016 میں شروع کی گئی تھی، نے وسیع تر حصوں کے لیے سستی اور ہوائی سفر تک رسائی کو بہتر بنایا۔ 2026 تک، 665 راستے 95 ہوائی اڈوں، ہیلی پورٹس اور واٹر ایریڈروم کو جوڑتے ہیں، جس سے 1.64 کروڑ سے زیادہ مسافروں کو فائدہ ہوتا ہے۔ ترمیم شدہ اٹلان اسکیم، جو 2026 میں 28,840 کروڑ روپے کے اخراجات کے ساتھ شروع کی گئی تھی، کا مقصد 120 نئے مقامات کو جوڑنا ہے۔

ہوائی اڈے کے بنیادی ڈھانچے کو گرین فیلڈ منصوبوں اور بڑے اور علاقائی مقامات پر جدید ٹرمینل سہولیات کے ذریعے وسعت دی گئی۔ 2014 کے بعد پچیس گرین فیلڈ ہوائی اڈوں کو منظوری دی گئی ہے، جن میں موپا، کنور، ہولونگی، نوی ممبئی، اور نوئیڈا (جیور) شامل ہیں۔

ڈیجیٹل نظام نے تمام ہوائی اڈوں پر مسافروں کے تجربے اور آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنایا۔ ڈیجی یا ترا جیسے اقدامات نے چہرے کی شناخت کے نظام کے ذریعے ہموار اور بغیر رابطے کے سفر کے قابل بنایا۔ مئی 2026 تک، 38 ہوائی اڈوں پر ڈیجی یا ترا چل رہی ہے، جس سے 9.3 کروڑ سے زیادہ مسافروں کو فائدہ پہنچا ہے۔

2015 میں گگن کی آپریشنلائزیشن، دنیا کا پہلا استوائی سیٹلائٹ پر مبنی آگمینٹیشن سسٹم (ایس بی اے ایس) نیویگیشن کی درستگی اور پرواز کی حفاظت کو بڑھایا۔ یہ مقام کی بہتر درستگی کے ذریعے آفات سے نمٹنے اور تلاش اور بچاؤ کی کارروائیوں میں بھی مدد کرتا ہے۔ ہوا بازی کے شعبے میں توسیع نے سیاحت، تجارت اور نقل و حرکت کی حمایت کرتے ہوئے شمال مشرق اور جزیرے کے علاقوں سمیت دور دراز کے علاقوں میں رسائی کو بہتر بنایا۔

میٹرو اور علاقائی ریپڈ ٹرانزٹ سسٹم

میٹرو نیٹ ورک کی لمبائی 2014 میں 248 کلو میٹر سے بڑھ کر 2026 میں 1,155 کلو میٹر سے زیادہ ہو گئی۔ ہندوستان کے پاس اب دنیا کا تیسرا سب سے بڑا میٹرو نیٹ ورک ہے۔ میٹرو کنیکٹیویٹی والے شہروں کی تعداد 2014 میں پانچ سے بڑھ کر 2025 میں 26 ہو گئی۔ میٹرو میں روزانہ مسافروں کی تعداد بھی تقریباً 28 لاکھ سے بڑھ کر 1.15 کروڑ سے زیادہ ہو گئی ہے۔



میٹرو کی شروعات کی رفتار میں تیزی آئی ہے، جو 2014 سے پہلے 0.68 کلو میٹر ماہانہ سے بڑھ کر تقریباً 6 کلو میٹر ماہانہ ہو گئی ہے۔ میٹرو انفراسٹرکچر کے لیے سالانہ بجٹ امداد 2013-14 میں تقریباً 5798 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں تقریباً 29,550 کروڑ روپے ہو گئی۔ پچھلے بارہ سالوں میں ملک بھر میں میٹرو کی توسیع میں تقریباً 3.7 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی گئی۔

میٹرو ریل پالیسی، 2017 نے جامع نقل و حرکت کے منصوبوں اور اربن میٹرو پولیٹن ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کے ذریعے مربوط شہری نقل و حرکت کی منصوبہ بندی کو مضبوط کیا۔ میک ان انڈیا پہل کے تحت، بھارت ارتھ موورز لمیٹڈ (بی ای ایم ایل) نے مارچ 2026 تک 2100 سے زیادہ میٹرو کوچ تیار کیے۔ خریداری کے اصولوں نے میٹرو کوچوں اور کلیدی نظاموں کی مقامی سروسنگ کو فروغ دیا۔

بڑے شہری ٹرانزٹ اختراعات نے شہروں میں پائیدار اور تیز رفتار نقل و حرکت کو مضبوط کیا۔ کوئٹہ نے 2024 میں دریائے ہنگلی کے نیچے ہندوستان کی پہلی زیر آب میٹرو سروسنگ کا آغاز کیا۔

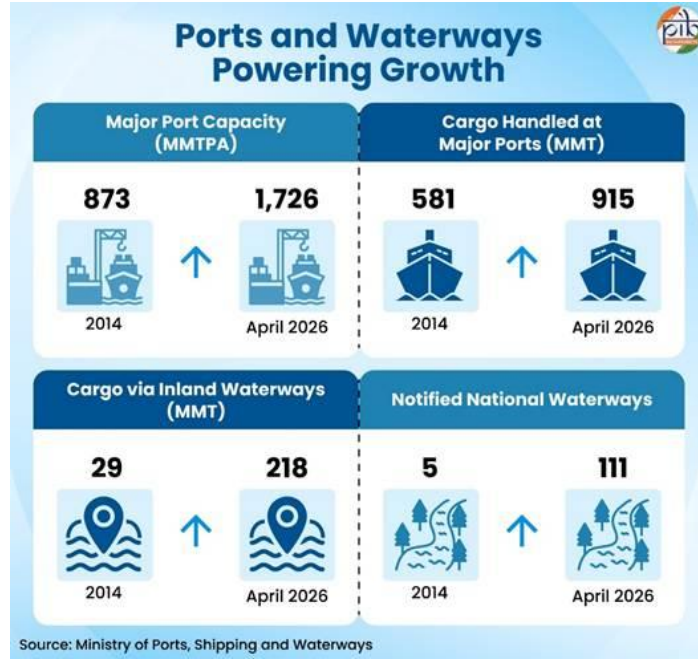
دریں اثنا، کوچی، کیرالہ، واٹر میٹروپروجیکٹ شروع کرنے والا ہندوستان کا پہلا شہر بن گیا، جو شہر کے آس پاس کے 10 جزیروں کو برقی ہائبرڈ کشتیوں سے جوڑتا ہے۔ یہ اہم پہل دسمبر 2021 میں پہلی کشتی کے آغاز کے ساتھ ہموار رابطے کو یقینی بناتی ہے۔

دہلی-میٹرو کوریڈور پر نموبھارت ریپڈ ریل (2025) نے جدید ای ٹی سی ایس ہائبرڈ لیول-III سگنلنگ ٹیکنالوجی متعارف کرائی، جس سے رفتار، حفاظت اور آپریشنل کارکردگی میں بہتری آئی۔

بندر گاہیں، جہاز رانی اور سمندری رابطہ کاری

سمندر آج حجم کے لحاظ سے ہندوستان کی تجارت کا تقریباً 95 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 70 فیصد سنبھالتا ہے، جو اس کے اہم کردار کو واضح کرتا ہے۔ بندر گاہ کے بنیادی ڈھانچے کو 2014 سے نمایاں طور پر مضبوط کیا گیا ہے، جس سے مختلف خطوں میں صلاحیت، کارکردگی اور تجارتی سہولت میں اضافہ ہوا ہے۔ بڑی بندر گاہوں کی صلاحیت 2014 میں 873 ایم ٹی پی اے سے تقریباً دو گنی ہو کر 2026 میں 1726 ایم ٹی پی اے ہو گئی۔ ہینڈل کیا گیا کارگو 581 ایم ٹی سے بڑھ کر 915 ایم ٹی ہو گیا ہے، جبکہ جہاز کا ٹرن اراؤنڈ ٹائم 94 گھنٹے سے بڑھ کر 48.8 گھنٹے ہو گیا ہے۔

صلاحیت میں توسیع اور کارکردگی کے فوائد کے ساتھ ساتھ آپریشنل اور مالی کارکردگی میں بہتری آئی۔ خالص سالانہ سرپلس 2014 میں 1,805 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2026 میں 10,910 کروڑ روپے ہو گیا۔ اسی عرصے کے دوران آپریٹنگ تناسب 65 فیصد سے 41 فیصد تک بہتر ہوا، جو مضبوط مالی استحکام کی عکاسی کرتا ہے۔ ان فوائد نے بندر گاہوں کو ملکی اور بین الاقوامی تجارت کے لیے موثر گیٹ وے کے طور پر مضبوط کیا۔



2015 میں شروع کیے گئے ساگر مالا پروگرام نے بندر گاہوں کو صنعتی کلسٹرز اور لاجسٹک نیٹ ورک کے ساتھ مربوط کر کے بندر گاہ پر مبنی ترقی کو آگے بڑھایا ہے۔ اس نے بنیادی ڈھانچے کی جدید کاری، آخری میل تک رابطے اور ساحلی اقتصادی علاقوں کی ترقی میں مدد کی۔ مارچ 2026 تک، 5,356.75 کروڑ روپے کے 78 پروجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں، جو رابطے کو بہتر بناتے ہیں اور ساحلی معاش کو سہارا دیتے ہیں۔

جہاز رانی کے بنیادی ڈھانچے اور سمندری صلاحیت میں بھی توسیع ہوئی ہے، جس سے ہندوستان کی سمندری موجودگی اور لاجسٹک صلاحیتوں کو تقویت ملی ہے۔ ہندوستانی پرچم بردار بحری جہاز 2014 میں 1250 سے بڑھ کر 2026 میں 1593 ہو گئے، جبکہ مجموعی ٹن 10.5 ایم جی ٹی سے بڑھ کر 14.2 ایم جی ٹی ہو گیا۔ ساحلی شپنگ کارگو 74 ایم ٹی سے بڑھ کر 215.29 ایم ٹی ہو گیا، جو ساحلی راستوں کے زیادہ استعمال کی نشاندہی کرتا ہے۔ جہاز انوں کی تعداد 1.27 لاکھ سے بڑھ کر 3.20 لاکھ ہو گئی ہے، جس سے سمندری روزگار اور عالمی مسابقت کو تقویت ملی ہے۔

اندرون ملک آبی گزرگاہیں کارگو اور مسافروں کی نقل و حمل کے لیے ایک موثر اور پائیدار نقل و حمل کے طریقے کے طور پر ابھری ہیں۔ ہندوستان نے قومی آبی گزرگاہوں کے اپنے نیٹ ورک کو 2014 میں 5 سے بڑھا کر 2026 میں 111 کر دیا ہے، جو 23 ریاستوں اور 4 مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 20,187 کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ مارچ 2026 تک 32 آبی گزرگاہیں کام کر رہی ہیں، جس سے اندرون ملک آبی نقل و حمل کا رابطہ مضبوط ہو رہا ہے۔ کارگو کی نقل و حرکت 29 ایم ایم ٹی سے بڑھ کر 218 ایم ایم ٹی ہو گئی، جو ایک اہم موڈل تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے۔ فیری اور روٹیکس مسافروں کی نقل و حرکت 10.55 کروڑ تک پہنچ گئی، جس سے دریاؤں اور ساحلی علاقوں میں رابطے میں بہتری آئی ہے۔

جل مارگ وکاس پروجیکٹ (جے ایم وی پی) نے فیروزے ڈیولپمنٹ اور ملٹی ماڈل ٹرمینلز کے ذریعے وارانسی اور ہلدیہ کے درمیان نیشنل واٹر وے-1 پر اندرون ملک نیویگیشن کو مضبوط کیا۔ اس پروجیکٹ سے کارگو کی نقل و حرکت میں بھی بہتری آئی، جو 2014-15 میں 5.05 ایم ایم ٹی سے بڑھ کر 2024-25 میں این ڈبلیو-1 پر 16.38 ایم ایم ٹی ہو گئی۔ ارتھ لنگا (جے ایم وی پی-II) کے تحت کمیونٹی جیٹوں اور مقامی لاجسٹک سسٹم نے لنگا کوریڈور کے ساتھ ساتھ معاش اور اقتصادی سرگرمیوں کی حمایت کی۔ اپریل 2026 تک، این ڈبلیو-1 کے ساتھ 66 کمیونٹی جیٹیاں کام کر رہی تھیں، جو مقامی معاش کو سہارا دے رہی تھیں اور روزانہ تقریباً 1.22 لاکھ صارفین کی خدمت کر رہی تھیں۔

بڑے پیمانے پر سمندری بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں نے تمام خطوں میں طویل مدتی بندرگاہ کی صلاحیت اور لاجسٹک مسابقت کو مضبوط کیا۔ کوچین میں وادھون ڈیپ ڈرافٹ پورٹ، ٹونا ٹیکر اکنٹینر ٹرمینل، اور انٹرنیشنل شپ ریسیپر فیسیلیٹی (آئی ایس آر ایف) پروجیکٹ نے کنٹینر ہینڈلنگ اور سمندری مینوفیکچرنگ کی صلاحیت کو مضبوط کیا۔ ہندوستان نے دسمبر 2025 میں وارانسی میں اپنا پہلا ہائیڈروجن فیول سیل جہاز بھی چلایا، جس سے صاف ستھری اور پائیدار اندرون ملک آبی نقل و حمل میں مدد ملی۔

سمندری بنیادی ڈھانچے کی توسیع نے ساحلی اور دریائی علاقوں میں سیاحت اور علاقائی اقتصادی سرگرمیوں میں بھی مدد کی۔ سی کروڑ مسافروں کی تعداد 2014 میں 1.10 لاکھ سے بڑھ کر 2026 میں 4.62 لاکھ ہو گئی۔ اسی وقت، ریور کروڑ کے راستوں میں 3 سے 17 تک توسیع ہوئی۔ لائٹ ہاؤس سیاحت اور فیری کنیکٹیوٹی کے منصوبوں نے متعدد خطوں میں مقامی معاش، سیاحت اور ساحلی رسائی کو بھی مضبوط کیا۔

صنعتی اور مینوفیکچرنگ انفراسٹرکچر

صنعتی پارک اور مینوفیکچرنگ کلسٹر سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور صنعتی ترقی کی حمایت کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مئی 2026 تک، انڈیا انڈسٹریل لینڈ بینک پر 4,220 صنعتی پارکوں کی نقشہ سازی کی گئی ہے، جو تقریباً 6.98 لاکھ، ہیکٹر پر محیط ہے۔ تقریباً 1.33 لاکھ، ہیکٹر اراضی دستیاب ہے، جس سے مستقبل میں صنعتی توسیع اور سرمایہ کاری ممکن ہو سکے گی۔

صنعتی پارکوں نے تیزی سے پلگ اینڈ پلے انفراسٹرکچر کی طرف رخ کیا ہے، جس سے سیٹ اپ کا وقت کم ہوا ہے اور کاروبار کرنے میں آسانی میں بہتری آئی ہے۔ مئی 2026 تک، ملک بھر میں تقریباً 272 پلگ اینڈ پلے انڈسٹریل پارک کام کر رہے ہیں۔ نیشنل انڈسٹریل کوریڈور ڈیولپمنٹ پروگرام کے

تحت مزید 20 انڈسٹریل اسمارٹ سٹیز اور انڈسٹریل ایریا تیار کیے جا رہے ہیں۔ بھاویا (بلڈنگ ہب فار ایڈوانسڈ اینڈ وائبرینٹ یوجنا فار ایکسلریشن) اسکیم، جو مارچ 2026 میں منظور کی گئی تھی، ملک بھر میں 100 نئے پبلک اینڈ پرائیوٹ پارکوں کی ترقی کا تصور پیش کرتی ہے۔

تمام خطوں میں مربوط بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی اور عمل درآمد کے ذریعے صنعتی راہداری کی ترقی میں تیزی آئی۔ ٹرانسپورٹ، لاجسٹکس اور یوٹیلیٹیز کو مربوط کرتے ہوئے سات کوریڈورز میں بیس صنعتی اسمارٹ شہروں کو منظوری دی گئی ہے۔ یہ نوڈس موثر مینوفیکچرنگ کے قابل بناتے ہیں، لاجسٹک لاگت کو کم کرتے ہیں، اور سپلائی چین کے انضمام کو مضبوط کرتے ہیں۔

کلیدی صنعتوں اور ویلیو چینز کی مدد کے لیے سیکٹر مخصوص مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام تیار کیے گئے ہیں۔ مرکزی بجٹ 2026-27 میں مینوفیکچرنگ کے بنیادی ڈھانچے اور صنعتی ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے تین کیمیائی پارکس، سات پی ایم متر پارکس، ایم ایس ایم ای کلسٹرز اور 10,000 کروڑ روپے کے بائیوفارمیشن پروگرام کی تجویز دی گئی ہے۔ یہ اقدامات موثر پیداوار کے لیے مشترکہ افادیت، جانچ کی سہولیات اور لاجسٹک نظام فراہم کرتے ہیں۔

ڈیجیٹل پلٹ فارم نے سرمایہ کاروں اور کاروباری اداروں کے لیے شفافیت اور صنعتی بنیادی ڈھانچے تک رسائی کو بہتر بنایا ہے۔ انڈیا انڈسٹریل لینڈ بینک (آئی آئی ایل بی) تمام خطوں میں صنعتی زمین اور بنیادی ڈھانچے کی جی آئی ایس پر مبنی نقشہ سازی فراہم کرتا ہے۔ یہ زمین کی دستیابی اور رابطے کے بارے میں حقیقی وقت کا ڈیٹا فراہم کر کے سرمایہ کاری کے باخبر فیصلوں کے قابل بناتا ہے۔

بنیادی ڈھانچے پر مبنی صنعتی ترقی نے مینوفیکچرنگ کی منزل کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کیا ہے اور عالمی ویلیو چینز کے ساتھ انضمام کو بہتر بنایا ہے۔ اس نے ٹائر-II اور ٹائر-III شہروں میں سرمایہ کاری، روزگار پیدا کرنے اور مینوفیکچرنگ سرگرمیوں کی توسیع میں مدد کی۔

لا جسٹکس اور قومی مسابقت

مربوط بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی، ڈیجیٹلائزیشن اور ریگولیٹری اصلاحات کے ذریعے لاجسٹک ماحولیاتی نظام میں نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ 2014 سے پہلے، لاجسٹک پلاننگ نقل و حمل کے طریقوں اور ایجنسیوں میں بکھرے ہوئے رہے، جس سے نقل و حمل میں تاخیر اور سپلائی چین کے اخراجات میں اضافہ ہوا۔ پچھلے بارہ سالوں میں، حکومت نے مال بردار نقل و حرکت کو بہتر بنانے اور لاجسٹک لاگت کو کم کرنے کے لیے ایک ملٹی ماڈل اور ٹیکنالوجی پر مبنی نقطہ نظر اپنایا۔

اکتوبر 2021 میں پی ایم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کا آغاز مربوط بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی اور ملٹی ماڈل کنیکٹیوٹی کی طرف ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ جی آئی ایس پر مبنی پلٹ فارم نے جون 2026 تک 3,202 سے زیادہ ڈیٹالیٹرز کا استعمال کرتے ہوئے 58 وزارتوں اور محکموں میں منصوبہ بندی کو اکٹھا کیا۔ اس نے آخری میل تک رابطے کو مضبوط کرتے ہوئے وزارتوں اور محکموں کے درمیان ہم آہنگی کو بہتر بنایا۔

ستمبر 2022 میں شروع کی گئی نیشنل لاجسٹک پالیسی کا مقصد لاجسٹک کی کارکردگی کو بہتر بنانا اور تمام شعبوں میں سپلائی چین کی لاگت کو کم کرنا ہے۔ عالمی بینک کے لاجسٹک پرفارمنس انڈیکس میں ہندوستان کی درجہ بندی 2014 میں 54 سے بڑھ کر 2023 میں 38 ہو گئی۔ ہندوستان کا مقصد 2030 تک ٹاپ 25 میں شامل ہونا ہے۔

این ایل پی کو یو ایل آئی پی، لاجسٹک ڈیٹا بینک، اور این ای ٹی سی فاسٹنگ جیسے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی حمایت حاصل ہے جو کارگو کی مریت، معلومات کے اشتراک اور لاجسٹک کی کارکردگی کو بہتر بناتے ہیں۔

- یونیٹائیڈ لاجسٹک انٹرفیس پلیٹ فارم (یو ایل آئی پی) 2022: ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم جو ایک ہی انٹرفیس پر متعدد وزارتوں اور محکموں کے لاجسٹک سے متعلق ڈیٹا کو مربوط کرتا ہے۔ یہ ریسٹل ٹائم انفارمیشن شیئرنگ، شپمنٹ ٹریکنگ، اور تخمینہ جاتی آمد کے اوقات (ای ٹی اے) کے قابل بناتا ہے جو سپلائی چین کی منصوبہ بندی کو بہتر بنانے اور لاجسٹک لاگت کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ مارچ 2025 تک یو ایل آئی پی نے 100 کروڑ سے زیادہ اے پی آئی لین دین ریکارڈ کیے تھے۔
- لاجسٹک ڈیٹا بینک (ایل ڈی بی) 2016: ایک کلائو جی پر مبنی نظام جو بندر گاہوں، ٹرمینلز اور لاجسٹک نیٹ ورکس میں ایگزیم (برآمدات درآمدات) کنٹینر کی نقل و حرکت کی اول سے آخر تک مریت فراہم کرتا ہے۔ اکتوبر 2024 تک، ایل ڈی بی نے 75 ملین سے زیادہ ایکسپورٹ امپورٹ (ای ایکس آئی ایم) کنٹینرز کا سراغ لگایا تھا، جس سے شفافیت اور ریسٹل ٹائم کارگو کی نگرانی میں بہتری آئی تھی۔
- این ای ٹی سی فاسٹنگ، 2016: ایک الیکٹرانک ٹول اکٹھا کرنے کا نظام جو ٹول کی بلار کاؤٹ ادائیگیوں اور قومی شاہراہوں پر مال بردار اور مسافر گاڑیوں کی تیزی سے نقل و حرکت کے قابل بناتا ہے۔ دسمبر 2025 تک، 11.86 کروڑ فاسٹنگ جاری کیے گئے تھے، جن میں 98 فیصد سے زیادہ ہائی وے ٹول کی وصولی فاسٹنگ پر مبنی الیکٹرانک لین دین کے ذریعے ہوئی تھی۔

پروجیکٹ پر تیزی سے عمل درآمد اور مربوط بنیادی ڈھانچے کی فراہمی پر حکومت کی توجہ پر گتی (پرو ایکٹیو گورننس اینڈ ٹائملی امپلیمینٹیشن) جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے جھلکتی ہے۔ 2015 میں شروع کیا گیا، اس پلیٹ فارم نے بڑے منصوبوں میں تاخیر، لاگت میں اضافے اور ہم آہنگی کے چیلنجوں کو حل کیا۔ پرجتی کے تحت 85 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کے 382 پروجیکٹوں کا جائزہ لیا گیا ہے، جبکہ 2958 نشان زد مسائل کو حل کیا گیا ہے۔

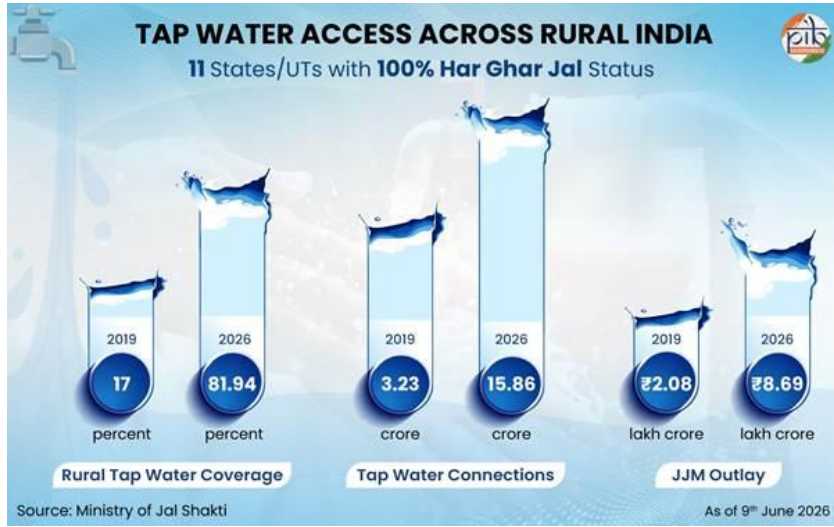
ان اصلاحات نے لاجسٹک کی کارکردگی کو بہتر بنایا، سپلائی چین کو مضبوط کیا، اور ہندوستان کے ایک مربوط مینوفیکچرنگ اور لاجسٹک مرکز کے طور پر ابھرنے میں مدد کی۔

پانی کا بنیادی ڈھانچہ اور پانی کی حفاظت

پینے کے پانی تک رسائی، آبپاشی، دریاؤں کی بحالی اور تحفظ کے نظام میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کے ذریعے پانی کے بنیادی ڈھانچے میں توسیع ہوئی ہے۔ اس سے پہلے، لاکھوں دیہی گھرانوں میں نل کے پانی کی یقینی رسائی کا فقدان تھا، جبکہ بکھرے ہوئے ادارہ جاتی ڈھانچے مربوط پانی کے انتظام کو

محدود کرتے تھے۔ 2019 میں جل شکتی کی وزارت کے قیام نے پینے کے پانی، صفائی ستھرائی اور آبی وسائل کے انتظام کو ایک متحد فریم ورک کے تحت لایا۔

2019 میں شروع کیے گئے جل جیون مشن نے گھریلو نل کنیکٹیویٹی کے ذریعے دیہی پینے کے پانی کی رسائی کو تبدیل کر دیا۔ لانچ کے وقت، صرف 3.23 کروڑ دیہی گھرانوں، یا تقریباً 17 فیصد کورتج کے پاس نل کے پانی کے کنکشن تھے۔ جون 2026 تک، تقریباً 15.86 کروڑ گھروں کو نل کے پانی سے منسلک کیا گیا تھا، جس نے 81.94 فیصد کورتج حاصل کی تھی۔ مشن کو 2028 تک بڑھادیا گیا ہے جس کا مقصد دیہی نل کے پانی کی ہمہ گیر کورتج حاصل کرنا ہے۔



گھریلو نل کے پانی تک رسائی کی توسیع نے سخت محنت کو کم کیا اور دیہی علاقوں میں صحت اور روزی روٹی کے نتائج کو بہتر بنایا۔ صاف پانی تک رسائی نے خاص طور پر پانی لانے میں گزارے جانے والے وقت کو کم کر کے خواتین اور خاندانوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنایا۔

حکومت نے بڑے قومی پروگراموں اور دریاؤں کو جوڑنے کے اقدامات کے ذریعے آبپاشی اور پانی کے تحفظ کے بنیادی ڈھانچے کو بھی وسعت دی:

- پردھان منتری کرشی سچائی یوجنا، 2015 (پی ایم کے ایس وائی): زرعی علاقوں میں آبپاشی تک رسائی اور پانی کے استعمال کی کارکردگی میں بہتری۔
- نہمی گنگے پروگرام، 2014: دریا کی بحالی، سیوریج کا بنیادی ڈھانچہ، اور آلودگی کو کم کرنے کے نظام کو مضبوط کرنا۔
- کین-میٹالک پروجیکٹ، 2021: ہندوستان کا پہلا دریاؤں کو آپس میں جوڑنے کا منصوبہ زیر عمل ہے، جس سے خشک سالی سے متاثرہ بندیل کھنڈ کے علاقوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

- ٹیکنالوجی پر مبنی حکمرانی نے 2014 کے بعد سیلاب کی پیش گوئی، ڈیم کی حفاظت اور ہائیڈرولوجیکل نگرانی کے نظام کو بھی مضبوط کیا ہے۔ فلڈ وائچ انڈیا ایپ، ڈیم سیفٹی ایکٹ، 2021، اور ڈیجیٹل نگرانی پلیٹ فارم نے تیاری، ذخائر کے انتظام، اور ثبوت پر مبنی پانی کی حکمرانی کو بہتر بنایا

-

ہاؤسنگ اور گھریلو انفراسٹرکچر

2014 کے بعد ہاؤسنگ کی ترقی دیہی اور شہری علاقوں میں سستی، وقار اور بنیادی خدمات تک رسائی پر تیزی سے مرکوز ہوئی۔ سرکاری پروگرام رہائش، صفائی ستھرائی، بجلی، پینے کا پانی اور صاف کھانا پکانے تک رسائی فراہم کرنے سے جڑے ہوئے ہیں، جس سے لاکھوں خاندانوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

2015 میں شروع کی گئی پردھان منتری آداس یوجنا-اربن (پی ایم اے وائی-یو) نے ”سب کے لیے مکان“ کے وزن کے تحت سستی رہائش تک رسائی کو تبدیل کر دیا۔ ستمبر 2024 میں شروع کی گئی پی ایم اے وائی-یو 2.0 کا مقصد 2028-29 تک ایک کروڑ اضافی اہل شہری مستفیدین کی مدد کرنا ہے۔ درمیانی اور کم آمدنی والے خاندانوں کے لیے سستی رہائش کی مدد کے لیے اس پروگرام کے تحت تقریباً 8.77 لاکھ کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

پی ایم اے وائی-یو کے تحت منظور شدہ 125.31 لاکھ مکانات میں سے تقریباً 98.10 لاکھ مکانات مئی 2026 تک مکمل ہو چکے تھے۔ یہ 2005-2014 کے دوران تعمیر کیے گئے 8.04 لاکھ مکانات کے مقابلے میں کافی اضافہ ہے۔ اس پروگرام نے فائدہ اٹھانے والوں کی قیادت میں تعمیر، سستی ہاؤسنگ پارٹنرشپ، بر محل کچی آبادیوں کی بحالی، اور معاشی طور پر کمزور اور درمیانی آمدنی والے گھرانوں کے لیے سود کی سبسڈی کی حمایت کی۔

شہری خاندانوں کے لیے رہائش کی استطاعت کو بہتر بنانے کے لیے پی ایم اے وائی-یو کی کریڈٹ سے منسلک سبسڈی اسکیم (سی ایل ایس ایس) کے تحت 59,318 کروڑ روپے سے زیادہ کی سود سبسڈی تقسیم کی گئی۔ ہاؤسنگ ڈیلیوری بھی بے جے ایم، سو بھاگیا، ایس بی ایم، اور پی ایم اے وائی جیسی اسکیموں کے ساتھ مربوط ہوئی، جس سے ضروری گھریلو خدمات تک رسائی میں بہتری آئی۔ پی ایم اے وائی-یو 2.0 کے تحت تقریباً 96 فیصد مکانات خواتین کو الاٹ کیے گئے، جس سے ملکیت کے حقوق اور مالی شمولیت کو تقویت ملی۔



پردھان منتری آواس یوجنا- گرامین (پی ایم اے وائی- جی) دیہی علاقوں میں سب کے لیے مکان کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے 2016 میں شروع کی گئی تھی۔ اس اسکیم کا مقصد مارچ 2029 تک اہل دیہی گھرانوں کو بنیادی سہولیات کے ساتھ 4.95 کروڑ مکانات فراہم کرنا ہے۔ 2024 میں، 2024-25 سے 2028-29 کی مدت کے لئے پروگرام کے تحت اضافی 2 کروڑ مکانات کی تعمیر کی منظوری دی گئی تھی۔ جون 2026 تک 3.91 کروڑ مکانات کی منظوری دی گئی ہے اور 3.06 کروڑ مکانات مکمل کیے گئے ہیں، جس سے دیہی ہندوستان میں ہاؤسنگ سیکورٹی اور رہائشی حالات بہتر ہوئے ہیں۔ تقریباً 75 فیصد مستفید خواتین ہیں، جو دیہی گھرانوں میں اثاثوں کی زیادہ ملکیت اور مالی تحفظ میں حصہ ڈالتی ہیں۔

2019 میں شروع کیا گیا سوامی (اسپیشل ونڈوفار افرڈ ٹیل اینڈ مڈ لکم ہاؤسنگ) فنڈ، درمیانی اور کم درمیانی آمدنی والے گھر خریدنے والوں کے لیے رکے ہوئے رہائشی منصوبوں کی تکمیل میں مدد کرتا ہے۔ 15531 کروڑ روپے کے فنڈ کی مدد سے، اس فنڈ نے 63,000 سے زیادہ مکانات فراہم کیے ہیں، جس سے تقریباً 2.52 لاکھ افراد مستفید ہوئے ہیں۔ یہ فنڈ 1,01,443 سے زیادہ گھروں کے پورٹ فولیو کا احاطہ کرتا ہے اور اس سے ہاؤسنگ سیکٹر میں خریداروں کے اعتماد کو بحال کرنے میں مدد ملی ہے۔

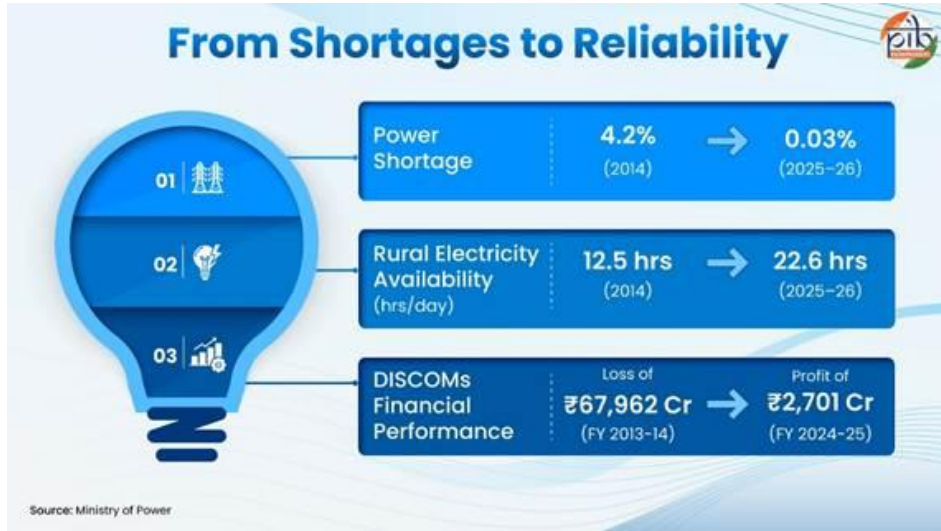
اٹل مشن فار ریجیونیشن اینڈ اربن ٹرانسفارمیشن (امرت) اور امرت 2.0 کے ذریعے شہری بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں تیزی آئی ہے۔ 2015 میں شروع کیا گیا یہ مشن شہروں میں پانی کی فراہمی، سیوریج نیٹ ورک، طوفان کے پانی کی نکاسی، سبز جگہوں اور غیر موٹر انڈر ٹرانسپورٹ کو مضبوط بنانے پر مرکوز ہے۔ 2015 سے 2026 کے درمیان امرت اور امرت 2.0 کے تحت تقریباً 2.79 لاکھ کروڑ روپے کے پروجیکٹوں کو منظوری دی گئی ہے، جبکہ 2015 سے پہلے بے این پو آر ایم کے تحت 62,983 کروڑ روپے منظور کیے گئے تھے۔ اس پروگرام نے امرت، امرت 2.0 اور کنورجنس اقدامات

کے ذریعے تقریباً 2.53 کروڑ مل کے پانی کے کنکشن فراہم کیے ہیں، جن میں سے 7943 سے زیادہ شہری بنیادی ڈھانچے کے منصوبے پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں۔

توانائی کی حفاظت اور یونیورسل الیکٹرکلیکیشن

گھروں اور صنعتوں کو طاقت دینے سے لے کر نقل و حمل کے نیٹ ورک کی حمایت کرنے تک، توانائی تبدیلی کا ایک اہم ستون بنی ہوئی ہے۔ حکومت نے بجلی تک رسائی، قابل تجدید توانائی، کھانا پکانے کے صاف ایندھن، ترسیل کے بنیادی ڈھانچے اور توانائی کی کارکردگی پر مرکوز ایک کثیر جہتی نقطہ نظر اپنایا۔ ان اقدامات نے طویل مدتی توانائی کی حفاظت اور پائیداری کی حمایت کرتے ہوئے گھریلو فلاح و بہبود کو مضبوط کیا۔

ہندوستان کے بجلی کے شعبے میں 2014 کے بعد بھر سے مندی، بجلی کی دستیابی اور مالی کارکردگی میں بڑی بہتری دیکھنے میں آئی۔ بجلی کی قلت 2014 میں 4.2 فیصد سے 2025-26 میں 0.03 فیصد تک تیزی سے کم ہو گئی۔ اسی عرصے کے دوران اوسط دیہی بجلی کی دستیابی 12.5 گھنٹے سے بڑھ کر 22.6 گھنٹے یومیہ ہو گئی۔ مالی سال 2013-14 میں 67,962 کروڑ روپے کے نقصانات سے مالی سال 2024-25 میں 2,701 کروڑ روپے کے منافع میں منتقل ہو کر ڈسکوم کے مالی معاملات میں بھی نمایاں بہتری آئی ہے۔



ہندوستان کی نصب شدہ بجلی کی صلاحیت مارچ 2026 تک 532.74 گیگاواٹ تک پہنچ گئی، جبکہ 2014 میں یہ 248 گیگاواٹ تھی۔ ہندوستان نے اپنی بجلی کی صلاحیت کا 40 فیصد غیر زیر زمین ایندھن کے ذرائع سے حاصل کرنے کا سی او پی 21 کا ہدف بھی مقررہ وقت سے تقریباً ایک دہائی پہلے حاصل کر لیا۔



ہندوستان 2014 کے بعد دنیا کے معروف قابل تجدید توانائی پیدا کرنے والوں میں شامل ہوا:

- عالمی سطح پر تیسری سب سے بڑی صاف توانائی کی صلاحیت
- عالمی سطح پر چوتھی سب سے بڑی نصب شدہ وند انرجی صلاحیت

پی ایم سور یہ گھر: مفت بجلی یोजना، جو 2024 میں شروع کی گئی تھی، نے سبسڈی سپورٹ اور مالی امداد کے ذریعے گھروں کے لیے روف ٹاپ سولر کو اپنانے میں تیزی لائی۔ اس پروگرام کا مقصد گھریلو بجلی کے اخراجات کو کم کرتے ہوئے ایک کروڑ گھروں کو روف ٹاپ سولر سسٹم فراہم کرنا ہے۔

صاف توانائی کی منتقلی میں فضلہ سے توانائی کے اقدامات بھی شامل تھے۔ گوبردھن اسکیم (2018) بائیو ڈیگریڈیبل کچرے کو بائیو گیس اور نامیاتی کھاد میں تبدیل کرنے کو فروغ دیتی ہے۔ یہ اسکیم صاف توانائی کی پیداوار، دیہی صفائی ستھرائی اور سرکلر اکانومی کے طریقوں کی حمایت کرتی ہے۔ مارچ 2026 تک ملک بھر میں 5 کیوبک میٹر اور اس سے زیادہ کے 1014 سے زیادہ فعال گوبردھن پلانٹ کام کر رہے ہیں۔

2017 میں شروع کی گئی سوبھاگیہ اسکیم نے دیہی اور شہری علاقوں میں گھریلو بجلی کاری کو تیز کیا۔ اس پروگرام کے تحت تقریباً 2.86 کروڑ گھروں کو بجلی فراہم کی گئی، جس سے قریب قریب ہمہ گیر گھریلو بجلی تک رسائی میں مدد ملی۔

ہندوستان نے فرانس کے ساتھ مشترکہ طور پر بین الاقوامی شمسی اتحاد (آئی ایس اے) کے ذریعے صاف توانائی کے تعاون میں اپنی عالمی قیادت کو مضبوط کیا۔ اس اتحاد میں 125 ممالک شامل ہیں، جو شمسی توانائی کی تعیناتی اور پائیدار ترقی پر عالمی تعاون کی حمایت کرتے ہیں۔ اپنی جی 20

صدارت کے دوران، ہندوستان نے صاف ایندھن اور توانائی کی منتقلی پر عالمی تعاون کو آگے بڑھایا، جس میں عالمی حیاتیاتی ایندھن اتحاد (جی بی اے) کا آغاز بھی شامل ہے۔ یکم جون 2026 تک، جی بی اے کو 33 ممالک اور 14 بین الاقوامی تنظیموں تک بڑھا دیا گیا ہے، جو پائیدار ایندھن پر ہندوستان کی قیادت پر عالمی اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔

کھانا پکانے تک صاف رسائی اور ایل پی جی کا بنیادی ڈھانچہ

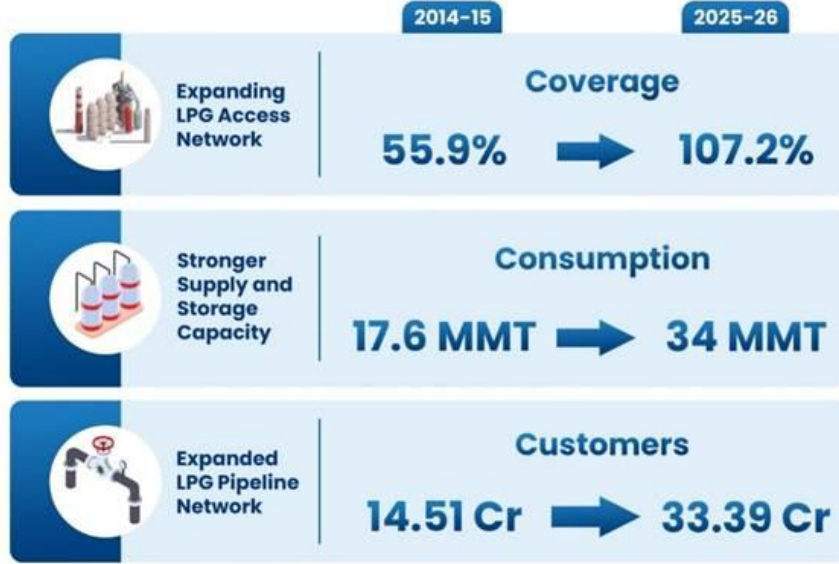
2014 کے بعد بڑے پیمانے پر مائع پٹرولیم گیس (ایل پی جی) کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور فلاحی اقدامات کے ذریعے کھانا پکانے کے صاف ایندھن تک رسائی میں بہتری آئی۔ سستی، گھریلو توانائی تک رسائی، دیہی رسائی، اور سپلائی سیکورٹی پر توجہ مرکوز رہی۔ ایل پی جی کی وسیع رسائی نے روایتی بائو ماس ایندھن پر انحصار کو کم کیا، خاص طور پر دیہی گھروں میں۔

قومی ایل پی جی کوریج 2014 میں 55.9 فیصد سے بڑھ کر 2026 میں 107.2 فیصد ہو گئی۔ یہ اضافہ ملک بھر میں ایل پی جی کی وسیع رسائی، تقسیم اور سپلائی کے مضبوط نیٹ ورک کی عکاسی کرتا ہے۔ ایل پی جی صارفین 2014 سے 2026 تک 14.51 کروڑ سے بڑھ کر 33.39 کروڑ ہو گئے۔ اسی دوران ایل پی جی کی کھپت مالی سال 2014-15 میں 17.6 ایم ایم ٹی سے تقریباً گنتی ہو کر مالی سال 2025-26 میں 34 ایم ایم ٹی ہو گئی۔ ایل پی جی تقسیم کاروں اور بولنگ کے بنیادی ڈھانچے کی توسیع کے ذریعے دیہی رسائی میں بھی نمایاں بہتری آئی ہے۔

پردھان منتری اجولایوجنا (پی ایم یو وائی) 2016 نے غریب گھرانوں میں کھانا پکانے کی صاف ستھری سہولت کو بڑھانے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ مالی سال 2025-26 کے دوران پی ایم یو وائی کے مستفیدین کو ریفل ڈیلیوری تقریباً 49.21 کروڑ سلنڈروں تک پہنچ گئی، اوسطاً تقریباً 15.9 لاکھ یومیہ ڈیلیوری عمل میں آئی۔ حکومت نے سیچوریشن کوریج حاصل کرنے کے لئے مالی سال 2025-26 کے دوران پی ایم یو وائی کے تحت اضافی 25 لاکھ ایل پی جی کنکشن جاری کرنے کی بھی منظوری دی۔

پی ایم یو وائی سے مستفید ہونے والوں کے درمیان کھپت کے انداز میں بھی مسلسل بہتری آئی ہے، جو کھانا پکانے کے صاف ایندھن کو وسیع پیمانے پر اپنانے کی عکاسی کرتا ہے۔ اوسط سالانہ ریفل کی کھپت مالی سال 2021-22 میں 3.68 ریفل سے بڑھ کر مالی سال 2025-26 میں 4.71 ریفل ہو گئی۔

Strengthening India's LPG Infrastructure



Source: Ministry of Petroleum and Natural Gas

حکومت نے ایل پی جی نظاموں میں شفافیت، سبسڈی کا ہدف، اور سپلائی سیکورٹی کو بھی مضبوط کیا۔ آدھار پر مبنی بائیو میٹرک تصدیق اور ڈیٹابیس انضمام کے اقدامات سے فائدہ اٹھانے والوں کی تصدیق اور سبسڈی کی فراہمی میں بہتری آئی ہے۔

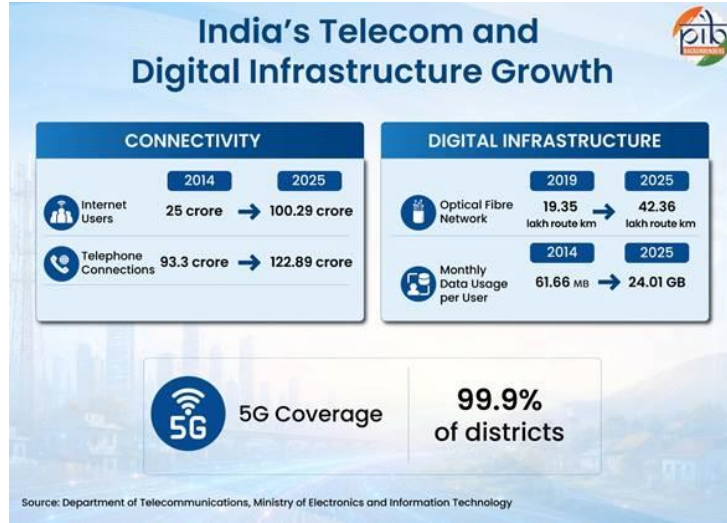
ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی اور پبلک ڈیجیٹل انفراسٹرکچر

پچھلی دہائی کے دوران ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچہ تیزی سے روزمرہ کی زندگی کا حصہ بن گیا ہے، ڈیجیٹل ادائیگیوں سے لے کر آن لائن عوامی خدمات تک۔ شہری اور دیہی ہندوستان میں آبادی کے پیمانے پر ڈیجیٹل ریڑھ کی ہڈی بنانے کی طرف توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس نے مالی شمولیت، حکمرانی کی فراہمی، ڈیجیٹل کامرس، تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور شہری خدمات کی حمایت کی۔

ہندوستان کی ٹیلی کثافت، جو فی 100 افراد پر ٹیلی فون کنکشن کی تعداد کی پیمائش کرتی ہے، 2014 میں 75.23 فیصد سے بڑھ کر 2025 میں 86.23 فیصد ہو گئی۔ اسی عرصے کے دوران انٹرنیٹ کنکشن 25.15 کروڑ سے تقریباً چار گنا بڑھ کر 100.29 کروڑ ہو گئے۔

براڈ بینڈ کنکشن 2014 میں 6.1 کروڑ سے بڑھ کر 2025 میں 99.56 کروڑ ہو گئے، جو ڈیجیٹل رسائی میں اضافے (+1,532.13) کی عکاسی کرتا ہے۔ فی صارف اوسط ماہانہ ڈیٹا کی کھپت 2014 میں 161.66 ایم بی سے بڑھ کر 2025 میں 24.01 جی بی ہو گئی (~399x اضافہ) تقریباً 85.5 فیصد ہندوستانی گھرانوں کے پاس کم از کم ایک اسمارٹ فون ہے۔

2020 میں شروع کیے گئے پی ایم-وانی (وائی فائی ایکسیس نیٹ ورک انٹرفیس) فریم ورک نے لامرکزیت پر مبنی عوامی وائی فائی ہاٹ اسپاٹ کے ذریعے سستی عوامی انٹرنیٹ تک رسائی کو بڑھایا۔ جون 2026 تک ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 4.10 لاکھ سے زیادہ وائی فائی ہاٹ اسپاٹ کام کر رہے ہیں۔



2022 میں 5 جی خدمات کے آغاز کے بعد اگلی نسل کے ٹیلی کام انفراسٹرکچر کے رول آؤٹ میں تیزی آئی۔ 2026 تک، 5 جی خدمات 99.9 فیصد اضلاع میں تقریباً 85 فیصد آبادی کو رتج کے ساتھ دستیاب ہیں۔ ٹیلی کام سروس فراہم کنندگان نے ملک بھر میں 5.08 لاکھ سے زیادہ 5 جی بیس ٹرانسیور اسٹیشن (بی ٹی ایس) نصب کیے ہیں۔ ہندوستان 5 جی اسمارٹ فونز کے لیے دنیا کی دوسری سب سے بڑی مارکیٹ کے طور پر بھی ابھرا۔ ساتھ ہی، بھارت نیٹ اور نیشنل براڈ بینڈ مشن جیسے اقدامات نے دیہی براڈ بینڈ کنیکٹیوٹی اور عوامی وائی فائی تک رسائی کو مضبوط کیا۔

جے اے ایم ٹرینیٹی-جن دھن، آدھار اور موبائل کنیکٹیوٹی کے ارد گرد بنائے گئے انٹر آپریٹبل پلیٹ فارمز کے ذریعے ہندوستان کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر ایکو سسٹم میں بھی تیزی سے توسیع ہوئی۔ آدھار سے تیار کردہ ڈیجیٹل شناختی نظام نے تصدیق اور براہ راست فائدے کی منتقلی کے ڈھانچے کو مضبوط کیا، جبکہ جن دھن کھاتوں نے مالی شمولیت کو گہرا کیا۔ 2014 میں آدھار کی پیداوار 63.22 کروڑ سے بڑھ کر مارچ 2026 تک 144 کروڑ سے زیادہ ہو گئی۔ جن دھن کھاتے 2015 میں 14.72 کروڑ سے بڑھ کر 2026 میں 57.71 کروڑ ہو گئے۔

یونیٹائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) دنیا کے سب سے بڑے رینل ٹائم ادائیگی کے نظام میں سے ایک کے طور پر ابھرا۔ صرف مارچ 2026 میں یو پی آئی نے 29.53 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کے تقریباً 2264 کروڑ لین دین پر کارروائی کی۔ یو پی آئی پر مبنی ڈیجیٹل ادائیگیاں اب آٹھ ممالک میں چل رہی ہیں۔ ان میں متحدہ عرب امارات، سنگاپور، بھوٹان، نیپال، سری لنکا، فرانس، ماریشس اور قطر شامل ہیں۔ اس توسیع نے ہندوستان کے عالمی ڈیجیٹل ادائیگیوں کے اثرات کو مضبوط کیا۔

شہریوں پر مرکوز ڈیجیٹل پلیٹ فارموں نے حکمرانی، دستاویزات، صحت کی دیکھ بھال اور عوامی خدمات تک رسائی کو بہتر بنایا:

- 68.91 کروڑ سے زیادہ رجسٹرڈ صارفین اور 967 کروڑ سے زیادہ جاری کردہ ڈیجیٹل دستاویزات کے ساتھ ڈیجیٹل لاکر سروسٹیکٹ، شناختی دستاویزات اور سرکاری ریکارڈ تک محفوظ رسائی کے قابل بناتا ہے۔
- امنگ (یونیٹڈ موبائل ایپلی کیشن فار نیو ایج گورننس) 10.93 کروڑ صارفین کے ساتھ ایک ہی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے ذریعے ہزاروں سرکاری خدمات تک رسائی فراہم کرتا ہے۔
- کامن سروس سینٹرز (سی ایس سی) جو 2014 میں 0.83 لاکھ مراکز سے بڑھ کر اپریل 2026 تک 5.01 لاکھ سے زیادہ فعال مراکز بن چکے ہیں، دیہی اور شہری علاقوں میں ڈیجیٹل رسائی اور شہری خدمات کی فراہمی کو بہتر بناتے ہیں۔
- ای-ہاسپٹل پلیٹ فارم 4,100 اسپتالوں کو جوڑتا ہے اور 55 کروڑ سے زیادہ لین دین کی سہولت فراہم کرتا ہے، جس سے ڈیجیٹل صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کی فراہمی اور مریضوں تک رسائی کو تقویت ملتی ہے۔
- پی ایم ای و دیہی ڈیجیٹل لرننگ پلیٹ فارم کو مربوط کرتی ہے، جس سے ملک بھر میں تعلیم تک رسائی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔
- 2 کروڑ سے زیادہ رجسٹرڈ صارفین کے ساتھ دکشا (ڈیجیٹل انفراسٹرکچر فار نالج شیئرنگ) ایک متحد، اے آئی سے چلنے والے ڈیجیٹل تعلیمی پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے، جس میں تمام ریاستیں / مرکز کے زیر انتظام علاقے شامل ہیں اور اس میں 7,497 فعال نصابی کتابیں اور 3.74 لاکھ سے زیادہ ای-مواد وسائل موجود ہیں۔
- سویم (اسٹڈی ویبز آف ایکیڈمی لرننگ فار اینگ ایسپائرنگ مائنڈز) 6.1 کروڑ سے زیادہ اندراجات اور 280 سے زیادہ سویم پر بھاڑی ٹی ایچ چینلز کے ساتھ پورے ہفتے 24 گھنٹے تعلیمی مواد فراہم کرتا ہے۔

ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی ترقی نے ڈیجیٹل انڈیا، میک ان انڈیا، اور پروڈکشن سے منسلک ترغیبی (پی ایل آئی) اسکیموں جیسے اقدامات کے تحت الیکٹرانکس اور ٹیلی کام مینوفیکچرنگ کو بھی مضبوط کیا۔

وکست بھارت کے لیے بنیادیں بنانا

ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے کے سفر نے پچھلے بارہ سالوں میں تمام شعبوں میں ترقی کے پیمانے اور رفتار کو نئی شکل دی ہے۔ شاہراہیں، ریلوے، بندرگاہیں اور ہوائی اڈے لوگوں، سامان اور خدمات کی تیزی سے نقل و حرکت میں مدد کرتے ہیں۔ شہری اور دیہی بنیادی ڈھانچے میں بھی ٹیکنالوجی اور عوامی خدمات کی فراہمی کے ساتھ گہرا انضمام دیکھا گیا ہے۔ بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری نے ملک بھر میں نئے اقتصادی راستے، مینوفیکچرنگ کے مراکز، لاجسٹک نیٹ ورک اور ڈیجیٹل ماحولیاتی نظام بنائے ہیں۔ یہ بنیادیں وکست بھارت 2047 کی طرف ہندوستان کے سفر کی حمایت کرتی رہیں گی۔

حوالہ جات

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2011855®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1703457®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1703457®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2008763®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/newsite/PrintRelease.aspx?relid=160420®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1490914®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2092468®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2133723®=3&lang=2>
https://www.pmindia.gov.in/en/news_updates/cabinet-approves-implementation-of-the-pradhan-mantri-awaas-yojana-gramin-pmay-g-during-fy-2024-25-to-2028-29/
<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2090307®=48&lang=2>

Ministry of Defence

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=1796961®=3&lang=2>

Ministry of Finance:

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2219991®=1&lang=1>
<https://www.indiabudget.gov.in/doc/eb/sbe87.pdf>
<https://www.indiabudget.gov.in/doc/eb/sbe87.pdf>
https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AS424_GwVTMo.pdf?source=pqals

Ministry of Civil Aviation

<https://www.pib.gov.in/newsite/PrintRelease.aspx?relid=123209®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/newsite/PrintRelease.aspx?relid=123209®=3&lang=2>

Ministry of Railways

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2256054®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2248962&v=1&v=1fdkfdkfmfskf®v=s11%60®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1882109®=3&lang=1>
https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AU6133_LyX607.pdf?source=pqals
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2209846®=1&lang=1>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2241516®=3&lang=1>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1945922®=48&lang=2>

Bharat Earth Movers Limited (BEML)

https://www.instagram.com/reel/DJ1FdaITHp0/?utm_source=ig_web_copy_link
<https://ddnews.gov.in/en/pm-modi-inaugurates-indias-first-underwater-metro-in-kolkata/>

Ministry of Housing & Urban Affairs

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2090364®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2223878®=3&lang=1>

Ministry of Information & Broadcasting

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2098788®=3&lang=2>

Ministry of Commerce and Industry

<https://indiaindustrylandbank.gov.in/login1>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2241814®=3&lang=2>
<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=156676&ModuleId=3®=3&lang=2>
<https://pmgatihshakti.gov.in/pmgatihshakti/login>
<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2131526®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=2225808®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2167224®=3&lang=2>

Ministry of Jal Shakti

<https://www.jalshakti-dowr.gov.in/static/uploads/2026/02/71facba772426d78db2d39f8c0c2a34b.pdf>
<https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetailm.aspx?PRID=1907654®=3&lang=1>
<https://www.jalshakti-dowr.gov.in/offerrings/schemes-and-services/details/namami-gange-AO5ATNtQWa>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2109118®=3&lang=2>

<https://ejalshakti.gov.in/jjmreport/JJMIndia.aspx>

Ministry of Power

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2215761®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2157549®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2215761®=3&lang=2>

Ministry of Road Transport & Highways

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2111286®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1589080®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2223330®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2220128®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/Pressreleaseshare.aspx?PRID=1683339®=48&lang=2>

Ministry of Health and Family Welfare

<https://nextgen.ehospital.gov.in/dashboard/>

Ministry of Ports, Shipping and Waterways

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2202412®=3&lang=2>

Ministry of Electronics and Information Technology (MeitY)

<https://www.digilocker.gov.in/web/statistics>

<https://pmwani.gov.in/wani>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2241781®=3&lang=1>

<https://csc.gov.in/>

Ministry of New and Renewable Energy

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2238741®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2250039®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1777364®=48&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2254626®=3&lang=1>

Ministry of Rural Development

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2201070®=3&lang=1>

<https://pmsgy.dord.gov.in/dbweb>

Ministry of Communications

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2206477®=3&lang=1>

Ministry of Agriculture & Farmers Welfare

<https://www.pib.gov.in/newsite/PrintRelease.aspx?relid=124298®=3&lang=2>

Ministry of Education

<https://swayam.gov.in/>

<https://www.swayamprabha.gov.in/>

Press Information Bureau

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2214471®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2240324®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2206921®=3&lang=1>

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=154624&ModuleId=3®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?id=158151&NoteId=158151&ModuleId=3®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=155082&ModuleId=3®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2003541®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=156676&ModuleId=3®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2239597®=3&lang=1>

<https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2023/feb/doc2023227163101.pdf>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2235812®=3&lang=2>

<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2214258®=3&lang=1>
<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=157295&ModuleId=3®=3&lang=1>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2255798&lang=2®=3>
<https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=154355&ModuleId=3®=3&lang=2>
<https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2022/jul/doc20227169101.pdf>
<https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2214872®=3&lang=2>

IBEF

<https://www.ibef.org/blogs/india-s-one-district-one-product-programme>

State of Mizoram

<https://dipr.mizoram.gov.in/post/pm-modi-inaugrates-bairabi-sairang-railway-line-in-mizoram>

NITI Ayog

<https://iced.niti.gov.in/energy/electricity/generation>

Global Biofuel Alliance

<https://biofuelsalliance.com/about-us>

پی ڈی ایف فائل کے لیے یہاں کلک کریں

شرح۔ اک۔ رب

Infrastructure

Infrastructure at the Core of India's Development

(Explainer ID: 158838)